مراسم حیات
از فضہ بٹ

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مراسم حیات

از فضہ بٹ

مراسمِ حیات

از قلم فضہ بٹ

قسط نمبر 1

مارچ ۲۰۱٤ ۲۷

یہ منظر لاہور گلشن اقبال کا تھا، جہاں بہت سے لوگ اپنے بچوں کے ہمراہ سیر و تفریح میں مصروف تھے چاروں طرف قہقہوں، خوشگپیوں اور جھولوں میں بیٹھے بچوں کی چیخوں کی آوازیں تھیں. جس نے ماحول میں ایک بے پرواہ سا تاثر چھوڑ رکھا تھا. پر کون جانتا تھا کہ یہ منظر بدل جانے والا تھا

منظر بدلتے کون سا وقت لگتا ہے؟

☆... ☆... ☆

"ابو جان آج اتوار ہے آج آپ ہمیں گھمانے لے چلیں

آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا" اِمِ نور نے اپنے ابو کا بازو پکڑتے ہوئے ضدی لہجے میں کہا۔ "بیٹے آج مجھے بہت کام ہے ہم کسی اور دن چلیں گے". پر آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ابو ۔اِمِ نور نے آنکھوں میں مصنوعی آنسو بھرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ اس کے والد اسکی ہر شرارت سے واقف تھے لیکن پھر بھی اپنی اکلوتی اولاد کو ناراض کرنا نہیں چاہتے تھے سو مان گئے. اسکی امی کچن میں کھڑی باپ بیٹی کی گفتگو سن رہیں تھیں. تیاری وہ پہلے ہی کر چکیں تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ اِمِ نور کی ضد کے آگے بڑے بڑے ہار مان جاتے تھے. کچھ ہی دیر بعد ان کی گاڑی گلشن اقبال کی جانب روانہ ہو گئ

www.novelsclubb.com

☆...☆... ☆

یار آج نہیں کسی اور دن چلیں گے تمہاری سو کالڈ ہائکنگ پر" (علہان نے یزدان کی دو ہفتے قبل سے چلنے والی پلاننگ پر پانی پھینکا). یزدان نے ناگواری سے اسے دیکھا جو ورکنگ

ڈیسک پر کاغذ پھیلائے کچھ الجھا ہوا سا لگتا تھا. پھر تھک کر بولا، "کم ان یار ہفتے میں ایک ہی چھٹی ملتی ہے، تم اسے بھی ان کاغذات میں غرق کر دو گے." (علہان اور یزدان بچپن سے جگری دوست تھے). یزدان کا تعلق اسلام آباد سے تھا جبکہ علہان لاہور کا رہائشی تھا اور پڑھائی کے لیے اسلام آباد آیا تھا) اسکی بات پر کان نہ دھرتے دیکھ کر یزدان اسکے ہاتھ میں پکڑا کاغذ کھینچنے ہی والا تھا کہ علہان اٹھ پڑا اور یزدان سے گاڑی نکالنے کا کہہ کر فریش ہونے چلا گیا یزدان دو منٹ بت بنا کھڑا رہا اور پھر جیسے یاد آتے ہی باہر کی طرف بھڑ گیا.

☆... ☆...☆

گاڑی ایک خوبصورت امیوزمنٹ پارک کے قریب جا رکی جہاں آج ضرورت سے زیادہ ہی کچھ رش تھا. سلماء بیگم کو رش والی جگہ سے سخت چڑ تھی جس کا سکندر صاحب اور اُم نور خوب مذاق اڑاتے. پارک میں داخل ہوتے ہی اُم نور اندر کی طرف دوڑنے لگی لیکن سکندر صاحب نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا. پھر وہ ان جھولوں کی طرف بڑھ گئی جو شاید آج موت کا لبادہ اوڑھے کھڑے تھے اور نا جانے کتنے لوگوں کے ہنستے چہرے ویران ہو جانے تھے

www.novelsclubb.com

☆... ☆... ☆

یزدان گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جب علہان تیزی سے گاڑی میں بیٹھا. "کہاں جانا ہے ؟"، یزدان نے سوال کیا. "لاہور" سادہ سا جواب آیا. یزدان دو منٹ اسکی شکل دیکھتا رہا پھر سوال کرنے کے لیے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ علہان بولا "کوئی بھی فضول سوال کیے بغیر گاڑی چلاؤ. "آدھا گھنٹہ گزرنے کے باوجود بھی علہان اسی طرح پریشانی کے عالم میں بیٹھا تھا، جب یزدان کی ہمت جواب دے گئی اور بولا "علہان کیا ماجرا ہے "؟علہان نے گہری سانس لی اور بتانا شروع کیا"ماں ہسپتال میں ہیں"، یہ خبر تھی یا موت کا پیغام یزدان سمجھ نہ سکا اسے اپنے ہاتھوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی، اس نے ایک دم گاڑی کی سپیڈ بڑھادی آگے کیا ہوا اسے کچھ ہوش نہیں

☆... ☆... ☆

www.novelsclubb.com

اُمِ نور مسلسل اپنے والد کو گھمانے میں مصروف تھی، جبکہ ارادہ اس کے والد کا اسے گھمانے کا تھا. وہ ایک کے بعد ایک فرمائش کرتی اور سکندر صاحب مسکرا کر اس کی ہر فرمائش پر لبیک کہتے. جبکہ سلماء بیگم اس کی مسلسل فرمائشوں سے تنگ آکر ایک کرسی پر

جا بیٹھیں تھیں. بابا امی ہم سے کتنا جیلس ہوتی ہیں نا. ہاہاہا سکندر صاحب نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا. جس پر اُمِ نور آنکھوں میں بے پناہ عقیدت لیے انھے دیکھنے لگی. اسے اپنے بابا سے کس قدر محبت تھی اسے آج احساس ہوا تھا. اور اس نے شدت سے انکی لمبی عمر کی دعا کی تھی. پر شاید اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا

☆... ☆... ☆

یزدان کو جب ہوش آیا تو وہ پسنجر سیٹ پر تھا اور گاڑی علہان چلا رہا تھا. پہلے وہ نا سمجھی سے ادھر اُدھر دیکھتا رہا اور پھر جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا. علہان اسکی طرف متوجہ نہیں تھا یا شاید ہونا نہیں چاہ رہا تھا. پھر آخر کار بولا "یزدان میں اسی لیے تمھے نہیں بتا رہا تھا. تم بہت جذباتی ہو اور ہر معاملے میں اوور ریئیکٹ کر جاتے ہو...."یزدان نے اسکی بات کاٹی اور غرایا" ہاں میں اوور ریکٹ کر جاتا ہوں کیونکہ میں تم لوگوں کو کھونے سے ڈرتا ہوں میرے پاس کوئی نہیں صرف تم اور ماں ہیں. ماما بابا کی وفات کے بعد تمھی لوگو کو میں نے اپنا سب کچھ مان لیا تھا. میں پھر سے اپنا سب کچھ کھونے کی سکت نہیں رکھتا". یہ سن کر علہان جس کا اس پر غصہ کرنے کا پلان تھا وہ ٹھنڈا پڑ گیا اور آہستگی سے اسکا کندھا تھپکا.. "کہاں پہنچے ہیں ہم"؟ یزدان نے ایک لمبی خاموشی کے بعد سوال کیا. "بس پانچ منٹ تک ہم لاہور ہوں

www.novelsclubb.com

گے. پہلے ماں سے ملیں گے پھر کھانا کھالیں گے". علھان نے اسے آگے کا پلان بتایا.

یزدان نے محض سر ہلا دیا

☆... ☆... ☆

نورے بیٹا چلو اب گھر چلیں، شام ہو رہی ہے اور اذان کا وقت بھی ہونے والا ہے". پہلے اس نے ضد کی مگر پھر مان گئی. "لیکن پہلے گول گپے کھلائیں ہمیں اس نے اپنے انداز میں کہا". جس پر اسکے ابو نے مسکرا کر کہا چلو ٹھیک ہے. امی بھی گول گپوں کی شوقین تھیں لھذا انھوں نے بھی بحث نہیں کی. البتہ اس شام سے انھیں خوف آ رہا تھا. لیکن وہ جھٹک رہیں تھیں. تقریباً ساڑھے سات کے قریب وہ فارغ ہوئے اور جیسے ہی گیٹ کی جانب بڑھنے لگے. ایک ذوردار دھماکے نے ان کے پاؤں برف کر دیے یا شاید سارا وجود ہی؟ ایک دم آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا. ہر چیز بدل گئی سارا منظر بدل گیا. وہ آوازیں جو کچھ دیر پہلے قہقہوں اور خوشگپیوں کی تھی وہ خوفناک چیخوں اور آہوں کی صورت ڈھال چکیں تھں کسی قیامت کا سماں لگتا تھا. ہر طرف خوف وہراس پھیل چکا تھا. اُمِ نور اس آواز کی شدت سے بیہوشی ہو گئی تھی.

www.novelsclubb.com

☆... ☆... ☆

ان کی گاڑی اس جگہ سے صرف دو ہی منٹ کے فاصلے پر تھی جب اس ہولناک آواز نے انہیں بھی رکنے پر مجبور کر دیا. آواز ایسی تھی کہ مانو آسمان زمین آ گرا ہو، انہوں نے اپنی گاڑی کو بریک لگائی اور گاڑی سے اتر کر ہجوم کی طرف لپکے تا کہ ماجرا سمجھ سکیں. دھماکے کا سننے کے بعد دونوں بھائی پارک کے اندر چلے گئے جہاں موت کا راج تھا. جلے ہوئے بدن، ٹوٹے ہوئے ہاتھ، ٹانگ اور خون میں لدپدلاشیں. یزدان اور علہان بے اختیار آگے بڑھے اور زخمیوں کو ایمبولینس میں بیٹھانے لگے. اس دورانیے میں ان کی نظر ایک بچی پر پڑی جو یا تو مر چکی تھی یا پھر خوف سے بیہوشی ہو گئ تھی. اس کے پاس کسی کو نہ پا کر انہوں نے اسے خود ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کیا، تھوڑا آگے جاتے ہی انھیں ایک عورت نظر آئیں جو درد کی شدت سے اپنے حواس میں نہیں تھیں انھوں نے انھے بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا اور ان کو اٹھاتے باہر کی طرف دوڑے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے، تمام ایمبولینس زخمیوں کو جناح ہسپتال منتقل کر رہیں تھیں لہذا انھوں نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے گاڑی دوسرے ہسپتال کی جانب موڑ دی. جہاں پہلے اُمِ نور کو ہوش میں لایا گیا،

www.novelsclubb.com

عورت کی حالت نازک تھی لہذا اسے آپریشن تھیٹر میں لے جانے لگے. یزدان اور علہان آپریشن تھیٹر کے باہر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے.

☆...☆...☆

اُمِ نور کو جب ہوش آیا تو وہ ایک بیڈ پر لیٹی تھی اور اس کے سامنے اسکی ماں کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا جارہا تھا جبکہ اس کے بابا اس کو نظر نہیں آرہے تھے شاید اب وہ نظر ختم ہو چکی تھی جو انھیں دیکھ سکتی. وہ بولنا چاہتی تھی، چیخنا چاہتی تھی لیکن اس کے سر میں شدید درد ہو رہی تھی اور کان کچھ بھی سننے سے قاصر تھے. اسے اس وقت اپنے بابا کی فکر تھی وہ مسلسل اپنے پاس کھڑی نرس سے انھیں بلانے کا کہہ رہی تھی جو جواب میں کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ سمجھ نہ سکی. اور پھر اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا. وہ اندھیرا جو شاید اب کوئی بھی چراغ ختم نہیں کر سکتا تھا

www.novelsclubb.com

☆...☆...☆

یزدان اور علہان اُمِ نور کے پاس کھڑے تھے اس دس سالہ بچی کی آنکھوں میں خوف وہ بخوبی دیکھ سکتے تھے. وہ دیوانہ وار اپنے بابا کو بلا رہی تھی. یزدان اس کے بابا کا پتہ چلا"؟

علہان نے سوال کیا.اس نے سر گرا کر نہیں میں جواب دیا اتنی ہی دیر میں اسے فون آیا جسے اس نے فوراًاٹھایا. آگے سے کوئی کچھ بولا اور رابطہ منقطع ہو گیا. یزدان کا جھکا سر مزید جھک گیا. علہان اس سے پوچھنے ہی والا تھا کہ یزدان بولا "اس بچی کے والد اب اس دنیا میں نہیں رہے اور والدہ بھی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہیں. "یہ جملہ کسی بھی شخص کے لیے اتنا ہی تکلیف دہ ہو گا جتنا دس سالہ اُمِ نور کے لیے تھا. اُمِ نور یزدان کی بات سن چکی تھی اور ایسے بیٹھی تھی جیسے نمک کا مجسمہ ہو. علہان جانتا تھا کہ وہ سن رہی ہے لیکن یزدان کو بولنے سے نہ روکا. وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کسی بھی قسم کے فریب میں رکھا جائے اور وہ اس کے ری ایکشن کے لیے بالکل تیار تھا لیکن حیرت نے اسے تب گھیرا جب اُمِ نور کچھ نہ بولی. ایک جھٹکا یزدان کو بھی لگا تھا پر وہ کچھ نہ بولا. علہان نے بہت احتیاط سے اس کو مخاطب کیا" گڑیا"... جیسے وہ کسی زون سے باہر نکلی اور زار و قطار رونے لگی اتنا کہ آواز غائب تھی اور آنسو بہہ رہے تھے. علہان کو اپنی بے پرواہی پر شدید غصہ آیا اور وہاں سے نکل گیا. یزدان بھی اسکے پیچھے نکل گیا

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

علہان کاؤنٹر پر کچھ کاغذات سائن کرتا باہر جانے ہی لگا جب یزدان نے اسے آواز دی وہ رک گیا لیکن مڑا نہیں. یزدان اس کے قریب پہنچا"کہاں جا رہے ہو؟""، "گھر". وہی مختصر جوابی. "لیکن کیوں انھیں ہماری ضرورت ہے". "میں ساری فارمیلیٹیز پوری کر چکا ہوں اس سے زیادہ میں نہیں رُک سکتا". یزدان نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر بولا "انسانیت نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے انھیں ہمارے پیسے سے زیادہ سہارے کی ضرورت ہے. انکا غم ابھی تازہ ہے اور کسی کا ان کے پاس ہونا بہت ضروری ہے. وہ بچی ابھی بہت چھوٹی ہے اور ڈری ہوئی ہے". یزدان نے ایک سانس میں بات مکمل کی.
" ہممممم "علہان نے سمجھتے ہوئے جیسے سر ہلایا. یزدان اس کے چہرے پر پریشانی صاف دیکھ سکتا تھا مگر خاموش رہا. "چھوڑو اس بچی کو ماما کے پاس چلتے ہیں انکی طبیعت خراب ہے، یزدان جواب میں صرف سر ہلا سکا". پھر وہ دونوں ہسپتال سے باہر نکل گئے اور دوسرے ہسپتال کی طرف گاڑی موڑ دی جہاں علہان کی ماما ایڈمٹ تھیں. تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں دوسرے ہسپتال کے ایک کمرے میں کھڑے تھے سامنے علہان کی ماما بیڈ پر لیٹی تھیں ڈاکٹر نے انھیں نیند کا انجیکشن دیا تھا۔ ڈاکٹر نے ان دونوں کو بتایا تھا کہ پریشانی کی

کوئی بات نہیں بی۔پی لو ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوئی تھی پریشانی کی کوئی بات نہیں

☆...☆...☆

دوسری جانب اُمِ نور کا برا حال تھا وہ اس بات کو تسلیم نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کے بابا جن سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی تھی وہ ہمیشہ کے لیے اس کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اسکی ماما زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہیں. جو کچھ ہوا وہ اس سب کا ذمہ دار خود کو ٹھہرا رہی تھی کہ نہ وہ بابا سے پارک جانے کی ضد کرتی اور نہ یہ سب ہوتا۔"نرس آنٹی پلیز بتائیں میری ماما کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا" وہ روتے ہوئے پاس کھڑی نرس سے اپنی ماما کا پوچھ رہی تھی. "بیٹا!! آپ کی ماما بالکل ٹھیک ہوں جائیں گی آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اللہ تعالیٰ تو بچوں کی دعائیں بہت جلدی قبول کرتے ہیں"۔ نرس اِمِ نور کو بھسلا رہی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ اس کی ماما کا بچنا مشکل ہے. ادھے گھنٹے بعد اِمِ نور کی والدہ جو کہ بہت ہی کریٹیکل کنڈیشن میں تھیں اُمِ نور سے ملنے کا اظہار کیا تو ڈاکٹر نے فوری طور پر اُمِ نور کو بلایا۔اُمِ نور اوپریشن تھیٹر میں داخل ہوئی تو اپنی ماں کی حالت دیکھ کر اس کے رُکے ہوئے آنسوں پھر سے شدت پکڑنے لگے. "اِمِ نور ماما کی جان ماما کے پاس آؤ". ماں کی

www.novelsclubb.com

آواز پر وہ اپنی ماما کے پاس گئی. "ماما آپ بابا کے پاس مت جانا۔ پلیز ماما آپ بابا کی طرح مجھے چھوڑ کر مت جانا پلیز. وہ روتے ہوئے بول رہی تھی. "نورے جان! اب آپ کو اپنا خیال خود ہی رکھنا ہے۔ ماما پاس زیادہ وقت نہیں ہے ماما کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ آپ تو بہت بہادر ہو میری جان ہمیشہ یاد رکھنا ماما اور بابا آپ سے بے حد محبّت کرتے ہیں........". سلماء بیگم کا چہرہ ہر جزبات سے عاری ہو چکا تھا. "ماما"۔.. "ماما" اُٹھیں نہ ماما پلیز اٹھ جائیں۔ ڈاکٹر انکل دیکھیں ماما اٹھ نہیں رہیں. اُمِ نور مسلسل روتے ہوئے ڈاکٹر سے کہہ رہی تھی. بیٹا آپ کی ماما اللہ تعالیٰ پاس چلیں گئیں ہیں وہ اب کبھی واپس نہیں آ سکتیں. (اُمِ نور اب مسلسل رو رہی تھی)

[کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ]

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے

www.novelsclubb.com

☆...☆...☆

سال بعد ٨

یار اُٹھ جاؤ تم کتنا سوتی ہو اب اٹھ بھی جاؤ ہم کلاس کے لیے لیٹ ہو جائیں گے. فضہ اس کو پچھلے ادھے گھنٹے سے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اُمِ نور نے نہ اٹھنے کی قسم کھا رکھی تھی. فضہ اُمِ نور کی واحد اور بہت اچھی دوست تھی اور اسکی روم میٹ بھی.

یار یہ لو اٹھ گئی اب آپ کی جان کو سکون ہے کب سے میرے سر پر کھڑی ہو کر میرا دماغ خراب کر رہی ہیں اُمِ نور بھڑک کر بولی. جاو اب جلدی، جا کر تیار ہو جاو. فضہ کلائی پر گھڑی پہنتے ہوئے بولی. یارر۔۔اُمِ نور آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے بولی اس کی آنکھوں میں شرارت واضع تھی

"کیا ہے؟"۔۔(فضہ نے جواب دیا)

کچھ نہیں۔۔۔ہاہاہاہا(یہ اُمِ نور کا ڈائلوگ تھا جو وہ اکثر استعمال کرتی تھی۔۔۔فضہ اس سے بخوبی واقف تھی مگر پھر بھی اسکے مذاق کا شکار ہو جاتی)

"دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔۔(فضہ نے چڑھتے ہوئے کہا)

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

یزدان اور علہان ایک خوبصورت کالج کے سامنے کھڑے تھے. "کیا اب ہم یہاں پر پڑھائیں گے ؟" . یزدان علہان کی طرف مڑا اور پوچھا. "ہاں"۔۔علہان نے مختصر سا جواب دیا. وہ دونوں سٹاف روم کی طرف اپنے قدم بڑھا رہے تھے۔۔جب دو لڑکیاں سامنے سے تیزی سے آئی ان میں سے ایک کی ٹکر علہان سے ہوئی اور وہ پیچھے جا گری

"اندھے ہو دکھتا نہیں ہے کیا"؟۔۔اُمِ نور غصے سے بولی اور اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی

اُمِ نور ٹھیک ہو لگی تو نہیں۔۔فضہ اُمِ نور کو دیکھ ہوئے بولی "واہ الٹا چور کو توال کو ڈانٹے۔۔" تم اپنی جلد بازی کی وجہ سے گری ہو، اس میں میری کوئی غلطی نہیں" (علہان سرد لہجے میں گویا ہوا)

علہان چھوڑو ہمیں کلاس بھی لینی ہے" . یزدان نے اسے یاد دلایا. "او ہیلو۔۔ایک تو میں تمہاری وجہ سے گری اور اب میں تم دونوں کی وجہ سے اپنی کلاس کے لیے لیٹ بھی ہو گئی "اُمِ نور غصے سے بولی

www.novelsclubb.com

او۔۔یزدان نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ فضہ بول پڑی. "ایم سوری۔۔" اس کی طرف سے میں آپ دونوں سے معافی مانگتی ہوں۔۔"ایم ریلی سوری"۔۔ کہتی ہوئی فضہ اُمِ نور کو کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی اور اُمِ نور جواب میں ان دونوں جوانوں کو گھوریوں سے نواز رہی تھی "اُمِ نور ایسی ہی تھی اسے بہت جلدی غصہ آجاتا تھا اور ہر کسی سے لڑنا اس نے اپنا فرض سمجھا ہوا تھا۔آج اسکی سیکنڈ ائیر کا پہلا دن تھا اور وہ لیٹ ہو گئی تھی،اسے لیکچرز لینے سے سخت نفرت تھی مگر پڑھائی میں بہت اچھی تھی.اس کا رویہ سب کے ساتھ بہت رُوڈ تھا سوائے فضہ کے. فضہ اسکی بہت اچھی دوست تھی۔فضہ کی طبیعت اس سے بالکل برعکس تھی وہ بہت ٹیلنٹڈ تھی،ہر ایک سے بہت اچھی طرح پیش آنے والی۔دونوں کی دوستی ایک معجزہ تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو خداحافظ کہہ کر چلی گئیں کیونکہ ان کے ڈیپارٹمنٹ الگ تھے

www.novelsclubb.com

☆...☆...☆

علہان کلاس شروع کر چکا تھا جب اُمِ نور بولی. "مے آئی کم ان سر". اُمِ نور ہانپتے ہوئے بولی. علہان نے ذرا سا مڑ کر اسے دیکھا. اُمِ نور اسے دیکھنے کے بعد شاکڈ تھی مگر کوئی

ریکشن نہ دیتے ہوئے اجازت ملنے کا انتظار کرنے لگی. علمان کا چہرہ کسی بھی تاثر سے خالی تھا۔۔۔

You are late....

علمان سرد لہجے میں بولا

مجھے تو پتا ہی نہیں تھا. وہ بڑبڑائی

آئندہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے "کم اِن ناو"

.وہ کلاس میں داخل ہو کر سب سے آخر میں جا کر بیٹھ گئ

☆...☆...☆

السلام علیکم!! سٹوڈنٹس!! میں یزدان ہوں آپکا نیو پروفیسر۔۔ "مے آئی کم اِن سر". فضہ اسے دیکھتے ہوئے بولی. "آپ لیٹ ہیں". "سوری سر آئندہ سے خیال کروں گی".

اوکے. وہ تیزی سے کلاس میں داخل ہوئی. "میں آپ لوگوں کا سائیکالوجی سر ہوں"، اپنی کوئشنز؟"نو سر" پوری کلاس ایک آواز ہو کر بولی

www.novelsclubb.com

یزدان لیکچر شروع کر دیتا ہے. اسی طرح ۴۰ منٹ گزر جاتے ہیں اور کلاس ختم ہو جاتی ہے

☆...☆...☆

دوسری طرف اُمِ نور نے سارا لیکچر علہان کو گھورتے ہوئے گزارا. جس کو علہان نوٹ کر چکا تھا، مگر کسی بھی ردِ عمل کے بغیر پڑھاتا رہا. اسی طرح دوسرے پیریڈ کی بیل ہوئی. اُمِ نور شکر کا کلمہ پڑھتی ہوئی باہر نکلنے لگی جب اسے پیچھے سے آواز آئی. "میں نے کسی کو جانے کا نہیں کہا". اُمِ نور اسکی بات پر تپ اٹھی، بڑی مشکل سے ضبط کرتے ہوئے مڑی. ساری کلاس اسکی طرف متوجہ تھی. "لیکن سر بیل ہو چکی ہے" وہ لفظ چبا چبا کر بولی. "پر میں نے جانے کو نہیں کہا". وہ بھی اسی طرح بولا. پوری کلاس انکا تماشہ دیکھ رہی تھی. اُمِ نور دروازے سے چل کر اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی. "جی سر فرمایئے". اسکی اس حرکت پر پوری کلاس آنکھیں پھاڑ کر اس کو دیکھنے لگی. جبکہ علہان کا صبر جواب دینے لگا. "اپنی سیٹ پر جائیں وہ تحمل سے بولا". ساری کلاس اسکی تحمل مزاجی پر حیران ہوئی. اُمِ نور پیر پٹخ کر چلی گئ. "میں آپ سب کو ایک اسائنمنٹ دے رہا ہوں جو کہ آپکو جمعہ تک سبمیت کروانی ہے. یہ اسائنمنٹ سب ایک مرتبہ بنائیں گے سوائے، اُمِ نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

www.novelsclubb.com

بولا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی "اُمِ نور" اسکے اشارہ کرنے پر اپنا نام بتاتی ہے. سوائے مس اُمِ نور آپ یہ اسائنمنٹ ۳ مرتبہ بنائیں گیں، اور یاد رہے مجھے سب کی اسائنمنٹ وقت پر چاہیے. ورنہ اپنا انجام یاد رکھیں سب". "یو گایز کین گو ناؤ". "لیکن میں کیوں تین دفعہ کروں"؟ اُمِ نور احتجاجاً بولی. "یہ آپکی شیریں بیانی سے متاثر ہو کر دیا ہے. امید ہے آپ ضرور کریں گیں ورنہ مائنڈ مائے ورڈز بہت پچھتائیں گی". وہ آنکھوں میں عجیب سا غصہ لیے بولا. ایک پل کو اُمِ نور کو اسکی آنکھوں سے خوف آیا. پھر خاموشی سے سر ہلا کر بیگ پیک کرنے لگی. اسے اب دوسرا لیکچر اٹینڈ کرنا تھا. علہان کلاس سے نکل گیا.

☆...☆...☆

دوسری جانب فضہ اپنی کلاس سے نکل رہی تھی جب اسکے سامنے سے اُمِ نور تن فن کرتی گزری. "اُمِ نور فضہ نے اسے آواز دی. اُمِ نور نے مڑ کر دیکھا" اچھا تم ہو" وہ جیسے ٹھنڈی پڑی. "ہاں کیوں تم کسی اور کی توقع کر رہی تھی"؟ فضہ نے شرارتی انداز میں کہا. "نہیں یار اس وقت مذاق نہ کرو میں بہت غصے میں ہوں". "ہن جی! وہ تو نظر آ ہی رہا ہے گڑیا یہ بتاؤ کس سے سینگ پھنسا کر آ رہی ہو"؟ "یار چلو میرے ساتھ بتاتی ہوں" اُمِ نور نے سڑے لہجے میں کہا. "کدھر بہن میری کلاس ہے". فضہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا. چھوڑو

www.novelsclubb.com

یار پہلا دن ہے فضول انٹر وہی لیے جائیں گے. "اچھا چلو پھر کیفیٹیریا چلتے ہیں". فضہ نے آئڈیا دیا. "گڈ آئیڈیا چلو". اُمِ نورا سے کھینچتے ہوئے کیفیٹیریا کیطرح لے گئ

☆...☆...☆

علہان اپنے تمام لیکچر زدینے کے بعد یزدان کے پاس آیا. یزدان سٹاف روم میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا. اسکی آہٹ پہچانتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا. علہان کے چہرے پر غصہ وہ صاف دیکھ سکتا تھا. "تمھے کیا ہوا؟" یزدان ہنستے ہوئے بولا. "کچھ نہیں یار وہ بد تمیز لڑکی میری سٹوڈنٹ ہے". کون؟؟ یزدان آنکھیں بڑی کر کے اسے دیکھنے لگا. وہ جو صبح ٹکرائی تھی.. "اووو یار اسکے ساتھ والی لڑکی میری سٹوڈنٹ ہے". نا کر!. علہان حیران ہوا. " اتنی بد تمیز ہے یار یہ لڑکی. مجھ سے پہلی مرتبہ کسی نے اس قدر بد تمیزی سے بات کی ہے. پر میں نے بھی ایسا سبق سیکھایا ہے یاد رکھے گی". علہان کا چہرہ غصے سے لال پڑ رہا تھا. "آرے رے میرے بھائی کیا کر آیا ہے. "یزدان کو اسکی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی مگر فلحال شیر کی کچھار میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا اس لیے چہرے پر مصنوعی سنجیدگی سجائے سنے گیا" جب لکھے گی نا تین مرتبہ اسائنمنٹ تو ساری زبان درازی نکل جائے گی.. "اب وہ قدرے مختلف انداز میں بولا. ویل میری طرف ایسا کچھ نہیں ہوا.

www.novelsclubb.com

She behaved quite well.

اچھا چلو چھوڑو، ہم جس کام کے لیے آئیں ہیں اس پر فوکس کر لیں؟اور نکلیں یہاں سے ؟.علہان سنجیدگی سے بولا. جو اسکی شخصیت کا حصہ تھی.علہان چوبیس، پچیس سالا اور دراز قد کاٹھ کا مالک تھا اسکی بھوری آنکھیں ایک الگ سحر میں مبتلا کرتی تھیں.. بھورے سلکی بالوں کو مہارت سے سیٹ کیا گیا تھا اسکی شخصیت ایسی رعب دار تھی کہ دیکھنے والا اس کا گرویدہ بن جائے.اسکے بر عکس یزدان کی آنکھیں بھی بھوری تھیں.اسکے بال سلکی تھے مگر سیٹ نہ کرنے کی وجہ سے ماتھے پر بکھرے پڑے رہتے تھے جو اسکی شخصیت کو خاصا جچتا بھی تھا. وہ دونوں دیکھنے والوں کو بھائی لگتے تھے. "علہان"!! یزدان نے اسے کسی سوچ میں ڈوبا دیکھ کر آواز دی. ہمم وہ جیسے کسی زون سے باہر آیا. چلو کیفے چلتے ہیں.

.اوکے..علہان نے کسی بھی بحث کے بغیر جواب دیا

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

فضہ نے اُمِ نور کو بیٹھایا اور خود کھانا لینے چلی گئ۔اُمِ نور اس کے جاتے ہی اپنے موبائل میں مصروف ہو گئ۔اسی وقت وہاں علہان اور یزدان کا گزر ہوا۔اُمِ نور اپنے موبائل پر مصروف ہونے کی وجہ سے اسے دیکھ نہ سکی لیکن یزدان اسے دیکھ چکا تھا۔اسکی شہد رنگ آنکھوں میں شرارت مچلنے لگی۔اسے اپنے بھائی جیسے دوست کو تنگ کرنے میں بے حد مزہ آتا تھا لیکن وہ اس مذاق کے انجام سے بے خبر تھا۔اس کے کچھ کرنے سے پہلے ایک لڑکی نے گزرتے گزرتے اپنے ہاتھ میں پکڑے چائے کا کپ اس لڑکی پر گرادیا اور گزر گئی۔ جب تک اُمِ نور نے سر اُٹھا کر دیکھا،علہان وہاں سے گزر رہا تھا۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے پاس پڑی پانی کی بوتل اس پر خالی کردی۔"یہ کیا بد تمیزی ہے علہان دھاڑا"۔"یہ وہی بد تمیزی ہے جو آپ نے چند منٹ پہلے مجھ پر چائے گرا کر کی ہے"۔"پاگل ہو گئ ہو لڑکی، میں تم پر چائے کیوں گراؤں گا"؟۔اب کی بار اس کی آواز دھیمی تھی مگر غصہ برقرار تھا۔یزدان علہان کے پیچھے کھڑا ان کا تماشا دیکھ رہا تھا۔انکی آواز سن کر کیفے میں موجود سارا مجمع ان کے گرد جمع ہو گیا اور انکی لڑائی کو انجوائے کرنے لگا۔اتی دیر میں فضہ وہاں پہنچی اور ٹھہر گئ۔ایک منٹ لگا تھا اسے سمجھنے میں.."یہ تو آپ بہتر بتا سکتے ہیں کہ آپ نے مجھ پر چائے کیوں پھینکی"اُمِ نور نے طنزیہ انداز میں کہا۔"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے...

یزدان نے اس کی بات کاٹی اور بولا" محترمہ میرے بھائی نے آپ پر چائے نہیں پھینکی بلکہ یہ کیا دھرا اس لڑکی کا ہے". یزدان نے سامنے کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کیا. سامنے علیحہ کھڑی تھی جو اسکول کے اوقات سے اُمِ نور سے نفرت کرتی تھی. اب اسکی نفرت حسد میں تبدیل ہو رہی تھی. اُمِ نور اسے دیکھتے ہی سمجھ گی کہ یزدان سچ کہہ رہا ہے. فضہ نے علیحہ کو دیکھا ان دیکھا کیا اور خاموشی سے کھڑی رہی وہ چاہتی تھی کہ اس بار معافی وہ خود مانگے. "آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس پر چائے میں نے گرائی ہے. اسکی اتنی اوقات نہیں کہ میں اپنی چائے اس پر ضائع کروں.. "علیحہ اپنے دفاع کو آگے ہوئی. اسکی اس بات پر اُمِ نور غصے میں کچھ کہتی کہ فضہ کی غصیلی شکل دیکھ کر رُک گئی اور سمجھ گی کہ اب اسکی خیر نہیں. فضہ کو غصے میں اس نے بہت کم دیکھا تھا، وہ دل ہی دل میں فاتحہ پڑھنے لگی. " ویل آپ جس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی ہیں اس کے بعد کوئی بھی جان جائے کہ آپ کے دل میں چور ہے". یزدان اپنی ازلی سمجھ داری سے بولا. جو وہاں کھڑی ہر لڑکی کو بھا گئی تھی. سوائے فضہ کے. علہان نے اس سے پہلے کہیں اتنا وقت ضائع نہیں کیا تھا جتنا اسکا اب ہو گیا تھا. اسے اس لڑکی پر شدید غصہ آرہا تھا لہذا مزید رُکنے کے بجائے اُمِ نور کو ایک زبردست گھوری سے نوازتا نکل گیا. اس کے ہر انداز سے غصہ جھلک رہا تھا. یزدان

www.novelsclubb.com

بھی اُمِ نور اور فضہ کو گھورتے ہوئے نکل گیا. فضہ مزید ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر اُمِ نور کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے وہاں سے لے گئی. جبکہ علیحہ وہیں کھڑی رہ گئی.

☆...☆...☆

یہ کیا حرکت تھی نور؟؟"یہ طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا کہ بغیر تصدیق تم کسی پر بھی چڑ دوڑو؟ آج اندازہ ہے کہ کتنی بے عزتی ہوئی ہے ہماری، پورے کالج کے سامنے ہاٹ ٹاپک بن گئے ہیں. اور ان پروفیسر کے سامنے کیا امیج رہ گئی ہو گی ہماری". "تمھے کیسے پتہ وہ پروفیسر ہیں". اُمِ نور جو چُپ چاپ اسکی ڈانٹ سن رہی تھی ایک دم بولی. تمہاری بدتمیزی کے قصے پورے کالج میں پھیلے ہوئے ہیں کالج کی سٹوڈنٹ سے لے کر سٹاف تک سب کو پتہ ہے. آج انکا پہلا دن تھا. سر یزدان میرے سائیکولوجی کے پروفیسر ہیں. جبکہ پروفیسر علہان تمھے پڑھاتے ہیں. اُمِ نور سر جھکا کر اسکی مزید ڈانٹ سننے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی جب وہ دروازہ زور سے بند کر کے چلی گئی. وہ ناسمجھی سے اس دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے وہ ابھی غائب ہوئی تھی. اسکی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے اور وہ زور و شور سے مینہ برسانے لگی. اس نے پہلی دفعہ فضہ کو اس پر اس قدر غصہ ہوتے دیکھا تھا. اسے اپنے ماما بابا یاد آنے لگے اس بار وہ ہچکیوں سے رونے لگی. اس کی ہچکیاں فضہ با آسانی سن سکتی تھی.

www.novelsclubb.com

اسکی آواز سن کر فضہ کے دل کو کچھ ہوا مگر اسکو سیدھا کرنے کے لیے یہ ضروری تھا. فضہ کچن میں گھس گئ یہ تو تہہ تھا کہ وہ آج اس سے بات نہیں کرے گی.

☆...☆...☆

علہان اور یزدان گاڑی تک پہنچے ہی تھے کہ پیچھے سے ان کو علیحہ کی آواز آئی. وہ رُک گئے تو، علیحہ ان کے قریب آئی اور معزرت کرنے لگی. اس کی شکل دیکھ کر علہان کو مزید غصہ آیا مگر وہ چھپا گیا. "مس علیحہ آپ مجھ سے نہیں مس اُمِ نور سے معافی مانگیں. جن پر آپ نے چائے گرائی تھی. اور بہتر ہو گا کہ آپ اپنی اسائنمنٹ پوری کریں. یہاں کھڑی ہو کر آپ صرف اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہی ہیں". "سوری سر" علیحہ نے جواب دیا البتہ چہرے پر ڈھیٹائی صاف ظاہر تھی. علہان کو گھٹن ہونے لگی، اس نے اپنی ٹائی لوز کی. علیحہ اب جا چکی تھی. "اس کے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی." یزدان منہ بگاڑ کر بولا. جانتا ہوں کہتا ہوا علہان گاڑی میں بیٹھ گیا. یزدان بھی اسی کے ساتھ بیٹھ گیا. اور گاڑی دھواں اُڑاتی بیسمنٹ سے باہر نکل گئ.

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

اُمِ نور کی نا جانے روتے روتے کب آنکھ لگ گئی اُسے یاد نہ تھا. اس کی آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سوجی ہوئیں تھیں اس نے آنکھیں ملیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی. کمرے میں اسکی موجودگی کے آثار نہ پاکر اسے ایک مرتبہ پھر رونا آنے لگا. مگر اس دفعہ اس نے خود کو کمپوز کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی باہر سارا فلیٹ ویران پڑا تھا. فضہ کو روشنیاں پسند تھیں اور وہ ہمیشہ ہر جگہ کو روشن رکھتی تھی. مگر آج اس ویران اور تاریخ منظر کو دیکھ کر اسے اپنا آپ ایک مرتبہ پھر اسی پارک میں کھڑا محسوس ہوا. اسے لگا کہ زندگی اسے آٹھ سال قبل اسی پارک میں لے آئی ہے. وہی خوف و حراس کا عالم وہی تاریخی سب وہی تو تھا. فرق کہاں تھا؟ آج وہ رو نہیں رہی تھی. بس زمین بوس ہوتی جا رہی تھی. اسے لگا شاید اب وہ کبھی اُٹھ نہیں سکے گی.

☆...☆...☆

www.novelsclubb.com

یزدان اور علہان گھر پہنچ کر اپنے اپنے کمروں کی طرف چل پڑے. یہ یقیناً اُن کے چارج ہونے کا وقت تھا. شام کے وقت ان کا آمنا سامنا چائے پر ہوا جب یزدان بولا، "تمہیں نہیں لگتا ہمارا آج بہت وقت ضائع ہوا ہے". "جانتا ہوں اس لیے ہم آج ہی پرنسپل کے آفیس کے کیمرے ہیک کریں گے یہ کام میں تمہیں دیتا ہوں". علہان نے حکمیا انداز میں

کہا. یزدان نے اس کی بات پر جوش انداز میں سر ہلایا. کمپیوٹرز سے کھیلنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا. اور اس کام میں وہ خاصا ماہر بھی تھا. آج کیمرے ہیک ہوں گے اور کل یو ایس بی غائب. علہان نے چٹکی بجاتے ہوئے مستقبل کا نقشہ کھینچا. پر مستقبل کس نے دیکھا ہے؟

☆...☆...☆

مراسمِ حیات از قلم فضہ بٹ

قسط نمبر 2

فضہ گروسری کے لیے بازار گئی تھی جب وہ واپس آئی تو اُم نور کو بیہوشی دیکھ کر اس کی جان نکل گئی اس نے فوراً سے پہلے لائٹس جلائیں اور بھاگتی ہوئی اُمِ نور کے پاس آئی جس کا منہ مسلسل رونے کی وجہ سے سوجا ہوا تھا. اسے اپنی نااہلی پر بے حد غصہ آیا. "نور....اُمِ نور آنکھیں کھولو میری جان.. سوری نور میں زیادہ ریئیکٹ کر گئی تھی. اُٹھو پلیز نورر.. ". وہ کچن سے پانی لے کر آئی اور اس پر چھینٹے پھینکنے لگی. اُمِ نور نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں. فضہ کو دیکھ کر اسے اس کا دوپہر کا رویہ یاد آیا اور اس نے منہ موڑ لیا. اسکی اس حرکت پر فضہ کو شدید دکھ ہوا مگر سہہ گئی. اسے اپنی تکالیف کو سہنا آتا تھا اسے ہر پریشانی چھپانی آتی

تھی.اس چیز کی اسے اچھی پریکٹس تھی. تکلیفیں ہر انسان پر آتی ہیں فرق اتناہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کو تکلیفیں میچور کر دیتیں ہیں اور کچھ لوگوں کو کمزور اس سب میں سب سے زیادہ نقصان کمزور انسان کا ہوتا ہے اسے ہر تکلیف پر اتنی ہی درد ہوتی ہے جتنی پہلی دفعہ ہوئی تھی جبکہ میچور انسان ان تکالیف کو ڈیل کرنا سیکھ جاتا ہے. اسے ہر صورتحال پر ریلیکس رہنا آجاتا ہے. "اُمِ نور اٹھو میری جان زمین ٹھنڈی ہے". فضہ پریشانی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی. "تمھے کیا فرق پڑتا ہے ہم جیے یا مریں تم جاؤ آرام سے شاپنگ کرو". اس کے بچوں والے انداز پر فضہ نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسے پیار سے اُٹھانے لگی. اُمِ نور کو اسکا یہ انداز بہت بھاتا تھا. اس لیے خاموشی سے اُٹھ گئ... اور فضہ گروسری اُٹھا کر کچن میں چلی گئی. اُمِ نور منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی تو فضہ کھانا لگا چکی تھی.. "چلو آجاؤ نور مجھے پتا ہے تمہیں بھوک لگی ہے.". فضہ کمرے کی دہلیز پر کھڑی اُمِ نور کو دیکھے بغیر بولی. ٹیبل پر پڑی بریانی دیکھ کر اسے ایک مرتبہ پھر زوروں کی بھوک لگنے لگی. وہ ساری ناراضی بھولتے ہوئے ٹیبل پر آبیٹھی اور چپ چاپ پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی.. "صرف بریانی کی وجہ سے آئی ہوں". "میں نکال دوں".. ؟ فضہ نے آفر کی جسے اس نے آنکھیں گھوما کر

ریجیکٹ کر دیا.. فضہ نے مسکراتے ہوئے نظریں اپنی پلیٹ پر جمالیں.. بظاہر وہ مسکرا رہی تھی مگر اندر سے وہ کتنی پریشان تھی کوئی نہیں جانتا تھا

☆...☆...☆

علہان اور یزدان رات کے وقت اسی کالج کے باہر کھڑے تھے یزدان سیکیورٹی لاک پہلے ہی توڑ چکا تھا. اب باری علہان کی تھی... وہ دونوں اپنے بنائے ہوئے چور راستے سے کالج کے مین ہال میں داخل ہوئے جہاں سے لے کر پرنسپل آفیس کے سارے کیمرے یزدان پہلے ہی ہیک کر چکا تھا. یزدان فوٹیج روم کی طرف بڑھ گیا. اب علہان کو بس وہ یو ایس بی ڈھونڈنی تھی جس میں خاص انفارمیشن موجود تھی.. علہان نے اپنا ہلیہ بدل رکھا تھا.. وہ ہلیہ بدلنے میں اس قدر ماہر تھا کہ اس وقت کوئی بھی اسے پہچاننے سے انکاری ہو جاتا.. علہان اپنے قدم پرنسپل آفیس کی طرف بڑھا رہا تھا جب اسے کسی کی آواز آئی... یہ کیمپس کا نائٹ ڈیوٹی گارڈ تھا. علہان دیوار کے پیچھے ہو گیا.. اندھیرے کی وجہ سے گارڈ اسے نہ دیکھ سکا اور وہ بڑی مہارت سے اس کے پاس سے گزر گیا اور پرنسپل کے آفس کی چابیاں بھی نکال لیں.. ہر بڑھتا قدم اسے منزل کے اور قریب لے جا رہا تھا.. اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا.. اندر گھپ اندھیرا تھا اسے اندھیرے میں ہی سب تلاش کرنا

www.novelsclubb.com

تھا... آفس کا نقشہ اسے زبانی یاد تھا.. اس نے دراز چیک کیے، فائلز ٹٹولیں آخر پانچ منٹ کی محنت کے بعد اسے وہ یو ایس بی مل گئی... اس نے اپنے کندھے پر پہنا بیگ اتارا اور لیپ ٹاپ نکال کر سارا ڈیٹا اس میں سٹور کرنے لگا اس سارے عمل میں اسے پانچ منٹ مزید لگے تھے. ڈیٹا سٹور ہونے کے بعد اس نے فوراً سے پہلے اپنا سامان سمیٹا اور یو ایس بی اپنی جگہ پر رکھتا نکل گیا.. یزدان کو نکلنے کا سگنل دیا اور بڑی احتیاط سے چابی واپس رکھتا گارڈ کے پاس سے گزر گیا.. جب تک وہ باہر پہنچا یزدان گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا.. اس نے دور سے آتے علہان کو دیکھ کر تھمبز اپ کا سائن دیا اور وہ وہاں سے نکل گئے

☆..☆..☆

ویسے تم کتنی تیز ہو.. "اُمِ نور شکستہ لہجے میں بولی. "اچھاااور وہ کیسے "؟ فضہ نے مسکراتے ہوئی جواب دیا. "تمہے پتہ تھا میں بھوک ہڑتال پر ہوں پھر بریانی کیوں بنائی "؟. "کیونکہ میرا دل کر رہا تھا.. "فضہ بولی. "جھوٹ تمہے تو بریانی پسند ہی نہیں تھی "؟ اُمِ نور طنزیہ لہجے میں بولی.. ضروری نہیں زندگی میں آپ کو سب آپ کی پسند کا ملے، کچھ چیزوں کو ایسے ہی قبول کر لینا چاہیے. "اوو ریلی "؟ "اممہ.. فضہ نے محض سر ہلا دیا". "ویسے تمہے ہو کیا گیا تھا "؟ اُمِ نور واقعی جاننا چاہتی تھی کہ اسے کس چیز نے اتنا غصہ دلایا تھا.. "پتا نہیں

کیاہواتھامجھے،مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کب مجھے اتنا غصہ آیاہو... تم نے بدتمیزی بھی تو کی تھی نا... بغیر تصدیق تم نے اتناہنگامہ کیا... کیاسوچتے ہوں گے وہ ہمارے بارے میں.. ".

"یہی کہ اب پنگا نہیں لینا اس سے. ". اُمِ نور فخریہ بڑبرائی.. اُمِ نور رفضہ نے اسے آنکھیں دکھائیں.. "یار تم بالکل میری ماما جیسی باتیں کرتی ہو،وہ بھی مجھے ایسے ہی ڈانٹتی تھیں..وہ.. "اُمِ نور مسلسل بول رہی تھی.. مگر اسے احساس تب ہوا جب اس نے فضہ کا چہرہ دیکھا جو پھیکا پڑ گیا تھا. غور کرنے پر اسے شدت سے رونا آیا اور اس نے بارش برسانا شروع کردی اسے دیکھ کر فضہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں. فضہ نے اسے خاموشی سے گلے لگا لیا.

☆..☆..☆

ویل ڈن برو و".. یزدان نے جوس کا کین کھولتے ہوئے علہان کی تعریف کی.. " جسے اس نے مسکرا کر وصول کیا.. "یار چلو فائلز کھول کر دیکھتے ہیں،اب اور انتظار نہیں ہوتا.. یزدان نے بے صبری سے کہا.. " چلو".. علہان نے لیپ ٹاپ کھول کر پاسورڈ لگایا اور پھر وہ فائل کھولی.. فائل کھولتے ہی اس نے ایک ویڈیو پر کلک کیا... جس میں دو لوگ کچھ بات کر رہے تھے... جن کی شکل دیکھ کر انھیں حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وہ انکے کالے

کارناموں سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔"آواز اونچی کرو یار"..یزدان بولا.."کنٹینر کہاں تک پہنچا ہے"؟ایک بندے کی آواز گونجی.."وہ کنٹینر برازیل کے لیے نکل چکا ہے...اب تک تو پہنچ گیا ہوگا..اسے سینٹوس پورٹ پر ہیری کے بندے لے جائیں گے"..."پر اس کنٹینر میں ایسا کیا تھا جو ہیری اتنا پاگل ہو رہا تھا اس کے لیے"..مخالف بولا "صنفِ نازک"،"اووو دوسرے بندے کا شیطانی قہقہہ گونجا".علہان کا دل چاہا اس بدبخت کا جبڑا توڑ دے.اس نے پاس پڑے ٹیبل پر زوردار مکا رسید کیا.جس سے ٹیبل پر موجود ہر چیز زمین بوس ہو گئی...مگر علہان کی آنکھوں میں خون اُتر چکا تھا.علہان ریلیکس ان کا دوسرا کنٹینر بھی نکل گیا اور میں کچھ نہ کر سکا...علہان دھاڑا.."اگر تم ایسے ہی کرو گے تو تیسرا بھی نکل جائے گا"،یزدان بولا."میں ان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا یہ میرا وعدہ ہے، ہر ایک ماں سے جس نے اپنی بیٹی کھوئی ہے"..ہم ان کو ضرور پکڑ لیں گے.."ریلیکس،پر پہلے پلان ترتیب دینا پڑے گا"..یزدان غم وغصے کے عالم میں بولا

☆..☆..☆

رات وہ دونوں کب سوئیں انھیں کچھ یاد نہ تھا..صبح خلافِ معمول اُمِ نور جلدی اُٹھ گئی..فضہ اب تک سو رہی تھی.اُمِ نور اسے اُٹھائے بغیر فریش ہونے چلی گئی..جب وہ واپس آئی

تو فضہ تیار کھڑی تھی. "چلیں "؟ فضہ کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولی.. "ہمم ".. "کتنی فاسٹ ہو یار تم.. ابھی تو نہانے گئی تھی میں ". اُمِ نور تھکے ہوئے انداز میں بولی.. "میں فاسٹ نہیں ہوں تم سلو ہو.. ". فضہ ہنستے ہوئے بولی.. "اوو ریلی.. ". کہتے ہوئے وہ کالج کے لیے نکل گئیں. "فضہ یار جلدی چلو نہیں تو وہ کھڑوس پھر باتیں سنائے گا". اُمِ نور کوری ڈور میں بھاگتے ہوئے بولی.. ہاہا.. ویسے میں بھی وہ سین دیکھنا پسند کروں گی جب مس اُمِ نور سر علھان سے ڈانٹ کھائیں گی.. ". فضہ اسکو چڑھانے کے اندر میں بولی، جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی.. "تمہاری کلاس آگئی ہے شاید". "ہاہاہاں ".. فضہ اپنی کلاس کی طرف مڑ گئی

☆..☆..☆

اُمِ نور آج کلاس میں علھان سے پہلے پہنچ گئی، اور پہنچ کر سکھ کا سانس لیا. "گڈ مارننگ کلاس، وہی رعب دار آواز جو اسے کانپنے پر مجبور کرتی تھی". سب نے اسے سلام کیا.. اتنی دیر میں اُمِ نور اپنی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی. اپنی کمپیوٹر سائنس کی بک کھولیں... چیپٹر 7.... ابھی وہ لیکچر دینے کے لیے سلائیڈز کھول ہی رہا تھا کہ ایک چپراسی بھاگتا ہوا آیا اور علھان سے کچھ کہہ کر چلا گیا.. اسے سمجھ آگی کہ یہ مخالف کی چال ہے اور آج پھر کوئی

www.novelsclubb.com

سرپرائز ملنے والا ہے.. "کلاس میری بات غور سے سنیں تمام کلاس اسکی طرف متوجہ ہو گئی سوائے اس کے.. وہ سن چکی تھی مگر جان بوجھ کر سنی ان سنی کر گئی.. اس نے ٹیبل پر ہیڈ ڈاؤن کر لیا. یہ انداز اسکی مخالف کی بات میں دلچسپی نہ رکھنے کی علامت تھی. "آئی سیڈ لیسن ٹومی".. اب کی بار آواز اسے اپنے مشرق سے آئی جہاں وہ کھڑا اسے گھور رہا تھا.. اس نے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا، "ییس یس سر ووت ہیپنڈ".. اس نے بمشکل فقرہ مکمل کیا. وہ اسے گھورتا واپس سے وائٹ بورڈ کے پاس چل پڑا... "جن".. اُمِ نور غصے سے بڑبڑائی... آج آپ لوگوں کو کسی وجہ سے چھٹی ہو گئی ہے اس لیے اب آپ سب گھر جائیں. علہان سنجیدگی سے بولا.. "ووٹ گھر جائیں "؟علیحہ بولی.. "گھر جانے کو کہا ہے جہنم میں نہیں جو اتنا اُچھل رہی ہو".. اُمِ نور نے جوابی فائرنگ کی.. جس پر پوری کلاس ٹھٹھیں مار کر ہنسنے لگی.. "سائلنس"... علہان اپنے ازلی خشک لہجے میں بولا.. اب آپ سب جا سکتے ہیں... اُمِ نور اور علیحہ

www.novelsclubb.com

You both come with me...!!

علہان حکم جاری کرتا نکل گیا.. علیحہ اُمِ نور کو منہ چڑھاتے چلی گئی... "ایڈیٹ".. اُمِ نور سر ہلاتے ہوئے بولی

☆..☆..☆

"مے آئی کم اِن سر"..علیحہ اپنے ازلی لوفرانہ انداز میں بولی.."یس"..علہان اسے دیکھے بغیر بولا..اس کے پیچھے ہانپتی کانپتی نور بھی داخل ہو گئی ہے..علہان نے تیسرے وجود کی موجودگی محسوس کرتے سر اٹھایا.."آپ کس سے پوچھ کر آئی ہیں"؟علہان نے سر داور رعب دار آواز میں اِسے مخاطب کیا..."آپ نے ہی بلایا تھا"..مجھے کوئی شوق تو نہیں، اس نے سوچا تھا کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی.."گو بیک"!!"ووٹ"!!اُمِ نوراسکی آواز پر اپنے خیالوں کی دنیا سے نکلی..."آئی سیڈ گو بیک..".."بٹ ویر سر"؟اُمِ نور نے تابع داری سے جواب دیا.

Go back and ask permission first.

اُمِ نور نے اسے گھور کر دیکھا اور دروازے کی طرف چل پڑی..دروازے کی دہلیز پر پہنچ کر بولی..."اگر آپ اجازت دیں تو کیا ہم اپنا یہ حسین چہرہ لے کر اندر آجائیں.."اُمِ نور اپنے شرارتی انداز میں بولی...اس کی اس بات پر دونوں کی نظروں کا سخت تبادلہ ہوا...جو

تیسرے وجود نے بخوبی نوٹس کیا. "کم اِن".. پھر علہان نے ان دونوں کو ایک آسائمنٹ سمجھانا شروع کر دی.

☆..☆..☆

فضہ اسے علہان کے آفیس کے باہر کھڑا دیکھ چکی تھی.. "اب کیا کر دیا نور رتم نے..". سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ زیرِ لب بڑبڑائی. اس نے علہان کے آفیس کے باہر سے جھانکنے کی کوشش کی.. تبھی یزدان اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا... "کہیں پر جھانکنا بہت ہی غیر اخلاقی حرکت ہے مس فضہ.". فضہ اسکی آواز پر چونک کر مڑی.. "وہ..وہ... میں جھانک نہیں رہی تھی.""اووو اچھا پھر آپ یہاں کھڑی کون سے دروازے پر نظرثانی فرما رہیں تھیں..". یزدان کا لہجہ کافی تھا فضہ کو شرمندہ کرنے کے لیے.. "اممم وہ میری دوست اندر ہے..". "اچھا تو آپ بھی جانا چاہتی ہیں.".. "پہلے بتاتیں چلیں اندر". یزدان نے بازو دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا... "ننن نہیں سر... آپ بس نور کو باہر بھیج دیں.". "تھینک یو..". اس نے وہاں سے نکل جانا ہی بہتر سمجھا... یزدان آفیس میں داخل ہو گیا..

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

علہان سربرای کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کی بائیں جانب علیحہ جبکہ دائیں جانب اُمِ نور بیٹھی تھی..جو بے دھیانی سے اسکی بات سن رہی تھی.اسکے چہرے کے ہر زاویے سے بے زاریت ظاہر تھی....بس کردو علہان بیچاری کی شکل تو دیکھو.یزدان اس پر ترس کھاتے ہوئے بولا...

"Ok Girls That's All for today.... Aleeha I Hope that you'll make the Assignment perfectly that i've assigned to you..."

یس سر...علیحہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے باہر نکل گئ...اُمِ نور اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے اٹھی اور نکلنے لگی جب علہان نے اسے روکا.."کیا میں نے جانے کو کہا"؟"نو سر..". "وائٹامین ڈسپلن کی شدید کمی ہے آپ کے اس حسین چہرے میں..".وہ حسین پر زور دیتے ہوئے بولا...پاس کھڑی یزدان کا چہرہ مارے ہنسی کے لال پڑنے لگا."ناؤ ووٹ سر" .اُمِ نور تنگ آکر بولی.آپ کی اسائنمنٹ یہ ہے کہ آپ اس کالج کے ہر کونے میں وہ

You ...مائکروفون ڈھونڈیں گیں اور مجھے دیں گی. جو میں آپ کو دیکھا چکا ہوں

may leave now...

"پر سر میں کیسے ڈھونڈوں گی وہ.." یہ میرا مسئلہ نہیں".." مجھے کل تک ریکارڈر چاہیے

Now leave...

...اُمِ نور پیر پٹختے باہر نکل گئی

☆..☆..☆

اُمِ نور غصے سے دروازہ بند کر کے چلی گئی.. باہر فضہ پریشانی سے ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی.. "نورے کدھر تھی یار..". "کھڑوس کے آفس میں..". چلو پورا کالج کھالی ہو گیا..." میں نہیں جا سکتی گھر...اُمِ نور بولی... کیوں.. کیا ہوا ہے.."؟ فضہ کی پریشانی مزید بڑھنے لگی. "اس کھڑوس نے ایک ہیڈن مائکروفون لانے کو کہا ہے". "ہاں تو ٹھیک ہے نہ... کل ڈھونڈ لیں گے... ابھی چلو گھر مجھے کچھ غلط ہونے کے امکانات لگ رہے ہیں..". فضہ اپنی پریشانی بتاتے ہوئے بولی.. "کچھ نہیں ہوتا یار، کسی چیئر مین کی اولاد آ رہی ہونی ہے انھوں نے پہلے ہی چھٹی دے دی تا کہ اس کے گزرتے ہوئے سڑکوں پر

رش نہ ہو.. ".اُمِ نور نے جیسے وجہ بتائی.. "مجھے نہیں پتہ بس گھر چلو، پورا کالج دیکھو کیسے ویران پڑا ہے، وحشت نہیں ہو رہی کیا تمھے "؟"اس سے زیادہ ویرانی دیکھی ہے اب ان چھوٹی موٹی ویرانیوں سے مجھے کچھ نہیں ہوتا.. ".اُمِ نور پھیکا سا مسکرائی.. "تم نے تہہ کر لیا ہے کہ میری بات نہیں ماننی.. ". "نہیں یار مجھے وہ مائکروفون ڈھونڈ کر اسکے منہ پر مارنہ ہے.. ".اُمِ نور پر عظم انداز میں بولی... "چلو پھر میں بھی ساتھ چلوں گی.. ".فضہ ہتھیار ڈالتے ہوئے بولی... "چلو" ..اُمِ نور مسکرائی..وہ دونوں بیسمنٹ کی طرف چل پڑیں اس بات سے بے خبر کہ اب زندگی ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی ہے

☆..☆..☆

علہان یہ تم نے کیا کیا؟ ہمارا کام انکی حفاظت کرنا ہے اور تم نے اسے موت کے منہ میں دھکیل دیا... صرف اپنے غصے کے ہاتھوں مجبور ہو کر.. "؟.یزدان اسے اس کی غلطی کا احساس دِلا رہا تھا. "وہ بہت ضدی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ نہیں گئی ہو گی.. ".علہان اطمینان سے بولا... "اگر چلی گئی پھر "؟."تب کی تب دیکھیں گے ابھی جا کر کہیں چھپ جاؤ آج یقیناً انکا دیدار ہو گا" ..علہان پر جوش انداز میں بولا.. جس پر یزدان مسکرا کر...اپنا بھیس بدلنے کا سامان نکالنے لگا

☆..☆..☆

وہ دونوں جب بیسمنٹ میں پہنچیں تو وہاں اندھیرے نے ڈیرہ جمار کھا تھا.. "کیا تم نے آج سے پہلے یہ جگہ دیکھی ہے فضہ "؟. "نہیں"، جواب آیا.اُمِ نور کو خوف محسوس ہو رہا تھا مگر اس جگہ کو ایکسپلور کرنے کا تجسس بھی تھا.. لہٰذا اس نے تجسس کو خوف پر ترجیح دی،اور چلتی رہی مزید چار منٹ چلنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اسے فضہ کی آواز نہیں آرہی... اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے لگا کہ اس کے پیر مفلوج ہو گئے ہیں..ایک دیو کامت شخص عین اس کی دائیں جانب کھڑا تھا اور اس نے فضہ کا منہ زور سے دبا رکھا تھا...فضہ کے ہاتھ میں وہ مائکروفون تھا جسے اُمِ نور نے دیکھ لیا تھا مگر فضہ نے نامحسوس انداز میں اسے اپنے کرتے کی پاکٹ میں ڈال دیا...وہ دیو کامت شخص اس قدر خوفناک تھا کہ دیکھنے والے کا خوف کی شدت سے دل پھٹ جائے...اُمِ نور کو اس کے انسان ہونے پر شک گزرا اس نے اپنے بیگ سے کومب نائف نکالی اور پوری قوت سے اس پر حملہ کیا... مگر اس شخص کی گرفت ڈھیلی نہ پڑی..جواباً اس شخص نے اُمِ نور کا چاکو فضہ کے بازو میں گھسیڑ دیا.. جس سے اس کی ہولناک چیخ بلند ہوئی..اُمِ نور کو لگا وہ چاکو اسے لگا ہے...اس شخص نے فضہ کو دور پھینکتے ہوئے اُمِ نور پر حملہ کیا جس کے ہونے سے پہلے فضہ نے پاس پڑا پتھر زور سے اس کے سر

www.novelsclubb.com

پر مارا جس سے وہ دیو لڑکھڑا گیا... مگر گرا نہیں، اس نے ایک زوردار تھپڑ فضہ کے منہ پر جڑا جس سے وہ پیچھے جا گری اور اس کا سر پتھر سے ٹکرایا... اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہوتا محسوس ہوا پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئ... فضہ!!! اُمِ نور زور سے چیخی اور پھر چیختی ہی چلی گئ کہ شاید ہی کوئی ہو... وہ دیو اسکی طرف بڑھ رہا تھا اسے لگا کہ یہ اسکا آخری وقت ہے... اس نے دل ہی دل میں کسی معجزے کی دعا کی... اس نے اپنی دوست کی زندگی کی دعا کی... وہ دیو ہیکل شخص اب اس کا گلا پکڑ چکا تھا اس نے دل میں اپنے رب کو یاد کیا اور آنکھیں بند کر لیں. اسے اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی مگر شاید زندگی کو ابھی اس سے کچھ اور کام نکلوانے تھے اس لیے ہر دفعہ مہلت دے دیتی تھی... اس نے آنکھیں گولی کی آواز پر کھولیں جسکی آواز داخلی دروازے سے آئی تھی... اس نے مڑ کر اس سمت دیکھا اندھیرے کی وجہ سے وہ آنے والے شخص کو پہچان نہ سکی... مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دیو کامت شخص زمین بوس ہو گیا.. اسکے دونوں کندھوں پر گولی ماری گئ تھی... اُمِ نور نے اس کی گرفت سے آزاد ہو کر گہرے گہرے سانس لیے اور پھر بھاگتے ہوئے فضہ کی جانب بڑھی.. "میری دوست زخمی ہے اس نے اونچی آواز میں میں اس شخص کو بلایا." .. وہ ہوش میں نہیں تھی ورنہ جان جاتی کہ وہاں ایک نہیں دو لوگ

تھے...اُمِ نور نے اپنے دپٹے سے اسکے بازو سے نکلنے والا خون روکا..اس نے مڑ کر دیکھا تو پتا چلا کہ وہاں علہان کھڑا تھا.اس نے بھاگتے ہوئے ساتھ کھڑے یزدان کو فضہ کا بتایا... یزدان نے برق رفتاری سے فضہ کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور بھاگتا ہوا چور راستے سے نکلنے لگا اس کے پیچھے اُمِ نور بھی علہان کی موجودگی کو نظرانداز کرتے نکل گئ...اس نے باہر پہنچتے ہی فضہ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا..اُمِ نور بھی فضہ کے ساتھ بیٹھ گئ..."مگر سر علہان."..."وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ آگے کیا کرنا ہے..".یزدان نے مختصر جواب دیا اور سپیڈ پر پاؤں رکھ دیا...گاڑی جھٹکا کھاتے ہوئے آگے بڑھ گئ..

☆..☆..☆

علہان وہاں اس شخص کو گھسیٹتے ہوئے اپنے مین ہیڈ کوارٹر لے گیا جہاں مسلسل ۳۰ منٹ کی خاطر تواضع کے بعد، وہ شخص ہر راز اُگل دینے پر مجبور ہو گیا. وہ اسے تہہ خانے میں بند کرتا نکل گیا اور اپنے ساتھی ایجنٹس کو تمام معلومات اور آگے کا منصوبہ بتانے لگا.اسے پتا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے..اسے ہمیشہ پتہ ہوتا تھا، وہ ہر چیز حل کرنے میں ماہر تھا

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

اُمِ نور ایک ویران گھر میں بیٹھی تھی جہاں فضہ کا علاج جاری تھا...اس نے یزدان سے پوچھا تھا کہ وہ کسی ہسپتال جانے کی بجائے یہاں کیوں آئے ہیں...اس پر اس نے اُمِ نور سے کہا کہ ہسپتال میں خبر بریک ہو سکتی تھی جو کہ ایک بڑا ایشو بنتی...اسے یزدان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی مگر خاموش رہی...آج اسے پھر کسی رشتے سے جدائی کا غم کھا رہا تھا... ہمیشہ میں ہی کیوں یارب..."میں ہی کیوں؟"...کیوں مجھے ہر وہ رشتے سے جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتی ہوں الگ کر دیا جاتا ہے؟ کیا میرے لیے اس دنیا میں کوئی نہیں...ہر انسان اپنے چاہنے والوں میں خوش ہے ایک میں ہوں جسے چاہت راس نہیں آتی.."ہر دفعہ تمھے تمھاری ضد لے ڈوبتی ہے..اسے اپنے اندر سے آواز آئی.."(ارے یہ تو ہے ہی منحوس، اپنے ماں باپ کو کھا گئی، اسے میرے گھر سے دور رکھو...)اسے اپنے بچپن کی وہ سب آوازیں سنائی دینے لگیں جو اسے اسکے رشتے داروں، دوستوں اور ہر ملنے والے نے کہیں تھیں..."ہاں میں نے مان لیا میں ہوں منحوس، میرے شر سے ہر انسان کو نقصان پہنچا ہے"...اُمِ نور دل میں اٹھنے والے درد کی شدت سے چیخنے لگی...اسے لگا کہ اور نہیں تو آج اسکا یہ دل ضرور پھٹ جائے گا..علہان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اسکی

چیخوں کی آواز سے ٹھٹھک گیا...اس نے آہستگی سے دروازے کی اوٹ سے اسے دیکھا...اچانک اس کے سامنے ۸ سال پہلے کا وہ واقعہ آیا... جسے وہ بھول گیا تھا یا بھلا چکا تھا...اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا کہ یہ وہی ۱۰ سالا نور ہے جسکی وہ چھپ چھپ کر مدد کرتا تھا...اسے اپنی نو عمری کی وہ عقیدت اور ہمدردی یاد آئی جو اِسے اس بچی کے لیے محسوس ہوئی تھی...آج وہ بچی اٹھارہ سال کی ایک خوبصورت دوشیزہ بن چکی تھی... سب کچھ بدل گیا تھا شکل، حالات، وقت مگر ایک چیز ویسی ہی تھی. کیا؟.."تکلیف".. آج بھی وہ اسی تکلیف میں مبتلا تھی جس میں اس نے پہلی مرتبہ اسے دیکھا تھا...اُمِ نور رو رو کر تھکنے لگی تھی اس لیے خاموش ہو گئی البتہ تکلیف کم نہیں ہو رہی تھی...اس نے اپنے ..دل پر ہاتھ رکھ لیا...اور گہرے سانس لینے لگی

☆..☆..☆

www.novelsclubb.com

علہان کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اپنا بے پرواہ سا حلیہ درست کیا اور منہ دوسری طرف موڑ لیا...علہان اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس کو دیکھ بھی نہیں رہی تھی... اتنی دیر میں ڈاکٹر عافیہ باہر آئیں..اُمِ نور اُٹھ کر ان کے پاس گئیں.."کیسی ہے فضہ اب."..اس نے بےچینی سے پوچھا.."ان کے بازو پر چاقو سے وار کیا گیا ہے اور گال پر تھپڑ کے نشان ہیں...

سر پر بھی گہری چوٹ آئی ہے... انکا خون بہت بہہ چکا ہے جلد از جلد خون کا بندوبست کریں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے.. "" آپ میرا خون لے لیں".. اُمِ نور بولی.. "کیا آپ دونوں کے بلڈ گروپ سیم ہیں"؟ "نہیں.."، میرا اے پوسٹیو ہے اور فضہ کا او نیگیٹو. "اونو یہ تو بہت ریر خون ہے اور ملتا بھی بہت مشکل سے ہے.."، ڈاکٹر عافیہ نے نئ مشکل کا اعلان کیا. "میرے اللہ میں کیا کروں"؟ اُمِ نور ایک مرتبہ پھر رونے لگی. یزدان اور علہان خاموشی سے انکی گفتگو سن رہے تھے.. جب یزدان بولا.. "میرا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے" اسکی بات پر اُمِ نور چونکی.. "یہ تو اچھا ہو گیا".. "کیا آپ انکے ہسبنڈ ہیں"؟ انکی بات پر یزدان ٹھٹھک گیا.. "اممم.. نہیں.... تو". "بہتر ہے آپ ان سے نکاح کر لیں..". کیونکہ میں ان کے گھر والوں کی اجازت کے بغیر کسی نامحرم کا خون انھیں نہیں لگا سکتی... یزدان انکی بات پر سوچ میں پڑ گیا... اتنی دیر میں کمرے سے اسکی ساتھی نرس دوڑتی ہوئی آئی "ڈاکٹر پیشنٹ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے"... ڈاکٹر انھیں جلدی کرنے کا کہہ کر اندر چلی گئی.. اُمِ نور جلدی سے یزدان کے پاس آئی اور بولی.. "پلیز سر میری دوست کو بچا لیں.. پلیز.. میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی.. پلیز". اُمِ نور کی آنکھیں اس سے فریاد کر رہی تھیں. "یزدان نکاح کی تیاری کرو... تمہارا نکاح ہو رہا ہے.." علہان

www.novelsclubb.com

اسے دیکھتے ہوئے بولا.اس نے اپنے وکیل دوست کو فون کر کے نکاح کے پیپرز تیار کروائے...مزید ۲۰ منٹ میں پیپرز اس کے ہاتھ میں موجود تھے...یزدان اب تک شاکڈ کھڑا تھا..اس نے اپنے خون کی بوتل دونیٹ کر دی تھی.اُمِ نور اس کمرے میں چلی گئی جہاں فضہ زیرِ علاج تھی...فضہ کو یزدان کا خون لگا دیا گیا تھا اور اب اسکی رغوں میں یزدان کا خون گردش کر رہا تھا..اُمِ نور فضہ کے پاس بیٹھ گئ..اسکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی...اب سے کچھ دیر بعد اس کا نکاح تھا اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ لیٹی تھی..ڈاکٹر کے مطابق اب وہ خطرے سے باہر تھی..."مجھے معاف کر دینا فضہ پلیز"...میں نے ایسے ہی تمہے کسی کے حوالے کر دیا...پلیز مجھے معاف کر دو..."ڈاکٹر یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی؟".اُمِ نور نے پریشانی سے سوال کیا."ان کے سر پر چوٹ لگی ہے...تھوڑا وقت لگے گا مگر ہوش میں آجائیں گی"..تہہ یہ پایا تھا کہ فضہ کے ہوش میں آتے ہی ان کا نکاح ہو جائے گا...علمان یزدان کے پاس آیا جو اب تک ویسے ہی بیٹھا تھا..."یہ کیا کیا تم نے علمان...مجھے ابھی شادی نہیں کرنی..میں ابھی تیار نہیں ہوں...مجھے اس لڑکی سے محبت نہیں، تم مجھے کیسے کسی ایسے وجود کو اپنانے کا کہہ رہے ہو جسے میں جانتا تک نہیں، تو "کیسے اسے خوش رکھ پاؤں گا؟""تمہیں یہ بات وقت سمجھا دے گا یزدان"..."پر علمان

No more Arguments..

میم پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے.. نرس نے باہر بیٹھی اُمِ نور کو اطلاع دی...اُمِ نور بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی.. جہاں فضہ آنکھیں کھولے سیلنگ کو دیکھ رہی تھی.. "فضہ.. "!!" تمہے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اُمِ نور میں سب جانتی ہوں...اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے.. "،اُمِ نور جو سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی اسکی بات پر سکھ کا سانس لیتی اس کے قریب آگئ...وہ ایسی ہی تھی چیزوں کو جلد قبول کر لینے والی، اپنا ہر معاملہ اللہ پر چھوڑ دینے والی..اسے فکر تھی تو بس یزدان کے رویے کی...پھر اسکا نکاح شروع ہوا..."فضہ ابرار بنتِ ابرار حسین باعوض حق مہر ۲۰ لاکھ روپے سکہِ راج الوقت آپ کا نکاح یزدان مرتضیٰ ولد مرتضیٰ حسن سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"؟"قبول ہے."..فضہ نے جواب دیا...پھر اُمِ نور نے اسے نکاح نامہ پکڑایا.. جسے بہت ہمت کے باوجود سائن کرتے ہوئے اس کے ہاتھ لڑ کھڑا گئے..اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے..اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے پیپرز پر سائن کیا..سب اسے مبارکباد دیتے ہوئے یزدان کی طرف چل پڑے.."میں بھی دلہا بھائی کا نکاح دیکھنے چلی جاؤں فضہ.."!!اس نے التجائیہ لہجہ میں کہا..."شیور."..فضہ نے مسکراتے ہوئے اجازت

www.novelsclubb.com

دی...اُمِ نور دوپٹہ لیتے ہوئے چھپ کر نکاح دیکھنے لگی وہاں بھی یہ عمل دہرایا گیا...

...یزدان نے چُپ چاپ فضہ کو اپنے نکاح میں لے لیا

وَ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا { }

"اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا"

☆..☆..☆

یزدان کے نکاح کے بعد علہان اس کے پاس آیا اور مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا.."میرا بھائی دلہا بن گیا..میں کتنا خوش ہوں تمہے اندازہ بھی نہیں ہے.". "خوش تو ایسے ہو رہے ہو جیسے میرا نہیں.. تمہارا نکاح ہو گیا ہو.". یزدان منہ بنا کر بولا..."ہاہاہا!! کم ان یار اتنا بھی کوئی ظلم نہیں ہو گیا تم پر جو اتنی سڑی شکل بنا کر بیٹھے ہو"..علہان بولا..". "یار میں ناخوش تو نہیں ہوں"..."دلہا بن کر اچھی فیلنگ آ ہی ہے ویسے"...یزدان نے اعتراف کیا..". ہاہاہا...مجھے پتا تھا کہ تمہارے من میں لڈو پھوٹ رہے ہیں ایوی ڈرامے کر رہے"...علہان بولا.."یار ویسے میرا نکاح نامہ کدھر ہے"؟ باہر ٹیبل پر پڑا ہے..."لا دوں"؟"ہاں."یزدان سنجیدگی سے بولا.."ہاہا..بعد میں دیکھ لینا..". "جا کر اپنی زوجہ

کو بھی دیکھ لو بیچاری موت کے منہ سے واپس آئی ہے."..علہان نے جیسے اسے یاد دلایا کہ اب اسکی کوئی بیوی بھی ہے.. "اووہاں یار ر بھول جاتا ہوں بار بار"..یزدان شرارتی انداز میں بولا...ہاہاہاہا!!علہان کا قہقہہ بلند ہوا... جسکی آواز سنتے ہوئے اُمِ نور نے جھانک کر دیکھا..."اللہ خیر کرے..یہ کون اتنے قہقہے لگا رہا ہے"...اُمِ نور کو دیکھ کر علہان نے اپنی مسکراہٹ سمیٹی...اُمِ نور اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولی دلہا بھائی آپ سے ملنے کوئی آیا ہے

Hey!! Don't call me Dulha Bhai.

... اوکے دولہا بھائی...اُمِ نور نے تابع داری سے جواب دیا

And Yes You...

یزدان نے علہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

I owe you one remember that.

اوکے...اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیے..یزدان کے نکلتے ہی اُمِ نور نے علہان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا... مگر اس مرتبہ اسکی نظروں میں کچھ اور تھا..جو وہ سمجھ نہ

سکی..."کیا دیکھی جا رہے ہیں، علہان صاحب..جو آپ نے آج کیا ہے نہ..یاد رکھیے گا اُمِ نور سکندر اپنا اور اپنے پیاروں کا بدلہ لینا جانتی ہے"...اس کی بات پر علہان نامحسوس انداز میں مسکرایا..."ہونہہ"..اُمِ نور اسے گھورتے ہوئے باہر چلی گئ

☆...☆...☆

فضہ کی ڈرپ میں نرس نے پین کلر انجیکٹ کر دیا تاکہ اس کی تکلیف میں کمی آ سکے..پین کلر کی وجہ سے وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھی.جب یزدان کمرے میں داخل ہوا..اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا لیکن اس کی ہمت نہ ہوئی کہ کچھ کہہ سکے.سو آنکھیں بند کر لیں.وہ اسے سننا چاہتی تھی

یزدان اس کے پاس پڑی چیر پر بیٹھ گیا...اور اسے دیکھنے لگا.اس نے آج غور سے اس لڑکی کو دیکھا تھا...اس قدر قریب سے اس نے تو کبھی نہیں سوچا تھا..اسے وہ اس وقت بہت حسین لگی.یا شاید یہ ان کے درمیان جڑا وہ مضبوط رشتہ تھا..جو عام کو خاص کرنے کی طاقت رکھتا تھا...مگر دونوں ہی یہ ماننے سے قاصر تھے.یزدان نے اسے دیکھا اور دیکھتا ہی چلا گیا...اس کے گال پر اب تک تھپڑ کا نشان موجود تھا...اس نے اپنے ہاتھوں سے فضہ

www.novelsclubb.com

کے چہرے کا وہ حصہ چھوا... جس سے اس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات ابھرے. اس نشان کو دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا... اور وہ مزید کچھ کرتا دروازہ بند کر کے چلا گیا..

"علہان..."!! یزدان غرایا اور اس کی غراہٹ اتنی اونچی تھی کہ فضہ نیم بیہوشی میں بھی باآسانی سن سکتی تھی.. "جس بندے نے یہ کیا ہے کیا تم نے اسے پکڑا"... علہان جانتا تھا ... کہ وہ کیا کہہ رہا ہے... اس نے اثبات میں سر ہلا دیا... لوکیشن.... یزدان بولا

I've texted you check it out..

علہان پر سکون انداز میں بولا.. "یزدان جان سے مت مارنا وی نیڈ ہیم".."ہمم.." ...یزدان بولا... علہان جانتا تھا کہ آج اس کے قہر کا سامنا کرنے والا زندہ نہیں بچے گا

☆..☆..☆

اِن کو کیا ہوا"؟ اُمِ بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکلی.. "کچھ نہیں... بس کسی کی شامت آنے والی ہے..". "ہیں کس کی"..اُمِ نور نے حیرانی سے پوچھا.. "اس کے بچوں کی.". علہان مزے سے بولا.. "ببب بچے..".اُمِ نور گڑبڑا گئی.. "دلہا بھائی.. نہیں میرا مطلب یزدان سر کے بچے بھی ہیں"؟ "تو آپ کو کس نے کہا کہ اس کی شادی نہیں ہوئی"؟

علهان بے حد سنجیدگی سے بولا..."پر آپ تو بڑے ہیں آپکی تو نہیں ہوئی"؟"ایسے نہ کریں..میں فضہ کو کیا منہ دکھاؤں گی.."۔اُمِ نور پھر رونے والی ہو گئی.."یہی اپنا حسین چہرہ جو آپ اٹھا کر ہر جگہ گھس آتی ہیں."۔." مممم..میں فضہ کو کیا بتاؤں گی.."۔وہ یہ کہتے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں سے فضہ کے کمرے میں داخل ہو گئی..."یار کہاں ہو؟ کب سے انتظار کر رہی ہوں."۔اُمِ نور کو دیکھ کر فضہ بولی."کچھ نہیں باہر تھی."۔."یار نکالو مجھے یہاں سے میں تنگ آگئی ہوں،لیٹ لیٹ کر..اور سو سو کر"۔"پر فضہ تمہارے سر پر چوٹ لگی ہے تمھے ریسٹ کی ضرورت ہے.."۔اُمِ نور نے اسے یاد کروایا..."میں بیزار ہو گئی ہوں اب."۔فضہ بولی.."چلو یار کچھ کھالو."۔.وہ یہ کہتی کچن میں چلی گئی اور کچھ دیر کے بعد ایک ٹرے کے ساتھ اس کے سر پر کھڑی تھی جس میں دلیہ تھا."یہ کس نے بنایا ہے..؟"۔فضہ نے حیرانی سے پوچھا..."امم یزدان سر نے."۔اوکے..اس نے ..مزید کچھ نہ کہتے ٹرے گھسیٹ لیا

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

یزدان غصہ سے ہیڈ کوارٹر پہنچا سب آفیسرز نے اسے سلام کیا لیکن وہ جواب نہ دیتا خفیہ تہہ خانوں کی طرف بڑھ گیا...اور اس جگہ پہنچتے ہی اس نے جیل کا دروازہ کھولا...اندر

ایک بڑی جسامت کا شخص زخموں سے چور پڑا تھا... یزدان کے آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی... مگر یزدان اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے دھاڑا کون ہو تم...؟.."تم سب کی موت ہاہاہا.".اس نے جواباً کہتے ہوئے ایک تکلیف دہ قہقہہ لگایا...اس کی بات پر یزدان جو پہلے ہی آگ بگولا کھڑا تھا، پھٹ پڑا اور اس کے منہ پر اپنے بھاری ہاتھوں سے مکے برسانے لگا... "تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی، یزدان مرتضیٰ کی بیوی کو.... تمہارا وہ حشر کروں گا کہ لوگ تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے"..ایک اور مکا اس کے گال پر پڑا تھا...اس کی ایک وحشت ناک چیخ گونجی..یزدان نے اس کے چہرے پر ایسے کئی نشان چھوڑے جو اس نے اس کی بیوی کے چہرے پر لگایا تھا..اور غصہ ٹھنڈا ہوتے ہی وہاں سے نکل گیا...اس کے جونیئر ایجنٹس نے اسے آج سے پہلے کسی کو اتنی بے دردی سے مارتے نہیں دیکھا تھا..یہ خدمت عموماً علہان انجام دیتا تھا

www.novelsclubb.com

☆..☆..☆

علہان ٹی وی لانچ میں بیٹھا کسی نقشے کو رٹنے میں مصروف تھا جب اُمِ نور فضہ کے کمرے سے ٹرے پکڑے باہر نکلی...اس نے ایک نظر علہان پر ڈالی جو ہاتھ میں پکڑے کسی کاغذ میں گم تھا...اُمِ نور نے تیزی سے ٹرے کچن کاؤنٹر پر رکھا اور واپس جانے لگی جب اسکا

پاؤں پاس پڑے ٹیبل سے ٹکرایا... "آو چیچ،اس کی آواز پر علهان کا تسلسل ٹوٹا.. "اُففف." علهان نے ایک سرد آہ آزاد کی.. "لڑکی تم اپنی آنکھوں کا علاج کرا کیوں نہیں لیتی؟ارد گرد کے لوگوں کی زندگی سکون میں آجائے گی.." علهان نے طنزاً کہا.. "کیوں آپ کو ہمارے اندھے پن کا بل آرہا ہے مسٹر"؟اُمِ نور نے بغیر تردد کے جواب اس کے منہ پر دے مارا.. "ایڈیٹ".. وہ اس کے ساتھ مزید بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا، سو اگنور کر گیا...اتنی دیر میں یزدان لاؤنج میں داخل ہوا جہاں وہ دونوں چونچ پھنسائے کھڑے تھے..وہ چہرے سے مطمئن نظر آتا تھا... "اللہ یزدان بھائی آپ گئے کدھر تھے"؟اُمِ نور کی توپوں کا رخ اب اسکی جانب ہوا... "کچھ نہیں بس کوئی ضروری میٹنگ آگئی تھی.." یزدان یہ کہتا صوفہ پر ڈھیر ہو گیا. جیسے دس بارہ بندے اکٹھے مار کر آیا ہو.. "گئے تو ایسے تھے جیسے آج کسی کو کلمہ پڑھوا کر ہی آئیں گے." اُمِ نور نقل اتارتے ہوئے بولی..اور وہاں سے نکل گئی... "مار دیا کیا"؟..علهان سرگوشی نما بولا.. "نہیں زندہ ہے خبیث.".. "ایک دم اتنا غصہ آنے کا مقصد"...علهان نے اسے دیکھتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرا جو وہ کچھ دیر پہلے ہی بنا کر لایا تھا.. "میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی سزا دی ہے...یہ کم ہے اسکی جان بھی اسکی حرکت کا ازالہ نہیں کر سکتی تھی..". "کون سی بیوی

جس سے تم نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے؟ یا وہ جس سے تمھے عقیدت بھی نہیں صرف زبردستی تھی.. "؟. "وہ پرانی بات تھی.. یزدان مرتضیٰ نے جسے اپنا لیا اسے اپنا لیا.. اب اسکی گرفت سے فرار تو موت کو بھی نہیں حاصل".. یزدان اپنی قوم میں آتا ہوا بولا.. "بیچاری فضہ کا تو اللہ ہی حافظ ہے." علہان بڑبڑایا.. اس کی بڑبڑاہٹ سمجھتے ہوئے .. یزدان کا قہقہہ آزاد ہوا... پھر وہ اٹھ کر فضہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

☆..☆..☆

ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ اسے اندر سے فضہ کی آواز آئی.. "اُمِ نور میں بابا کو کیا بتاؤں گی"؟ "انھوں نے مجھے ہاسٹل پڑھنے بھیجا تھا.. لیکن میں نے یہ کیا کر دیا".. فضہ رندھی آواز میں بولی.. یزدان جہاں تھا وہیں رہ گیا.. "جھوٹ مت بولو تمہارے بابا نے تمھے پڑھنے کے لیے نہیں بلکہ انکی نئ بیوی کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے ہاسٹل بھیجا تھا.. تاکہ ان کی اور ان کی نئ بیوی کی پرائیویسی ڈسٹرب نہ ہو".. "تم کہاں ہوانکی زندگی میں فضہ"؟ "کیا وہ تمہیں روز فون کرتے ہیں"؟ "کیا کبھی یہ پوچھا ہے کہ کس حال میں ہو"؟ "سمرز میں جب سب لڑکیاں وکیشنز پر اپنے گھر جاتی تھی تو تم کیوں نہیں جاتی تھی"؟ حالانکہ تمہارا ایک گھر موجود ہے.. تمہارے بابا زندہ ہیں، پھر کیوں تم بے گھر ہو؟

اُمِ نور جانتی تھی کہ وہ تلخ کلامی کر رہی ہے مگر وہ اسے آج حقیقت سمجھا دینا چاہتی تھی.. "جب آپ کے اپنے آپ کو دلوں سے ہی بے دخل کر دیں نہ تو کوئی گھر اپنا نہیں رہتا کوئی باپ باپ نہیں اور کوئی ماں ماں نہیں رہتی.". فضہ آنکھوں میں سیلاب جمع کرتے ہوئے بولی... "میں تھک گئی ہوں نور مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوتا.. میں تھک گی ٔہوں نام کے رشتے نبھاتے نبھاتے... ہر رشتہ میری زندگی میں وقتی طور پر آتا ہے اور چلا جاتا ہے اور مجھے اسکی یادوں سے نکلنے میں صدیاں لگ جاتی ہیں.. کیا میں اتنی بری ہوں کہ کوئی انسان مجھے چاہ نہیں سکتا.. میرے باپ نے میری ماں کو طلاق دے دی اور میری ماں نے مجھے چھوڑ دیا.. کیا ایک ۱۰ ۱۲ سال کی بچی کو دیکھ کر کسی کو پیار نہیں آتا تھا؟ سب ہونے کے باوجود میں یتیم تھی.. اُمِ نور... میں یتیم ہوں.. مرے ہوئے لوگوں پر صبر آجاتا ہے اُمِ نور پر چھوڑ کے چلے جانے والوں پر صبر نہیں آتا.. میری تو کیا ہی بات مجھے تو میرا شوہر بھی ہمدردی کے رشتے میں بیاہ لایا ہے.. مجھ جیسی بد قسمت بھی کوئی ہو گی..". یزدان کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں مسل دیا ہے. "صرف دھتکارا ہی ہے مجھے اس دنیا نے.. ایک رب کا ہی سہارا تھا ورنہ میں کب تھی اس دنیا کے کسی کام کی.. یہ کہتے فضہ اس کے ساتھ لگ کر زار و قطار رونے لگی".. "اُمِ نور بس اتنا سوچ رہی تھی کہ کیا یہ وہی تھی جو بڑی

www.novelsclubb.com

بہادری سے یہ سب سہہ جاتی تھی.."۔اور اسے اس کے ساتھ رہنے کے باوجود اسکی تکلیف کا اندازہ نہ ہوا میں سمجھتی تھی کہ مجھ سے زیادہ تکلیف کسی کو نہیں لیکن تم کیا ہو فضہ..کتنا اور دکھ ہے تمہے..آج وہ یوں پھٹ پڑی تھی کہ اُمِ نور کو اپنا دکھ بھی چھوٹا لگ رہا تھا..

ابھی ضد نہ کر دلِ بے خبر

کہ پسِ ہجوم میں ستم گراں

ابھی کون تجھ سے وفا کرے

ابھی کس کو فرصتیں اس قدر

کہ سمیت کر تیری کرچیاں

تیرے حق میں خدا سے دعا کرے

www.novelsclubb.com